سر کٹ گیا حسین کا کیسا ستم ھوا

سر کٹ گیا حسین کا کیسا ستم ھوا
گھر فاطمة کا لُٹ گیا کیسا ستم ھوا

راحت سکون قرار تھا قلبِ رسول کا
جانے علي تھا نور تھا چشمِ بتول کا
اُس پر ستم روان ھوا کیسا ستم ھوا

١٤ سو سال بعد بھي تازہ ھے یہ اَلَم
کرتے رھینگے حشر تك اھلِ عزاء یہ غم
عاشور جیسے کل ھي تھا کیسا ستم ھوا

اکبر کو کھو چُکے علي اصغر کو کھو چُکے
عبّاس جیسے غازيئے لشکر کو کھو چُکے
تنھا سبھي کو رو چُکا کیسا ستم ھوا

بازو کٹا کے سوگئے نہرِ فرات پر
شہ نے کمر کو تھام لی غازي کي لاش پر
بازوئے شاہ نہ رہا کیسا ستم ہوا

اکبر کي لاش دوش پہ سرور اُٹھا چُکے
اصغر کو ننھي قبر میں مولیٰ سُلا چُکے
چاھا جو رب نے کر دِیا کیسا ستم ہوا

بوڑھي چھُوري تھي حلق پر سجدے میں تھے حسین
اُمّۃ کے واسطے دُعاء کرتے رہے حسین
خنجر گلے پہ چل گیا کیسا ستم ہوا

بُرھان دیں کے ساتھ جب حُزن و بکاء میں تھے
شاکر دلو سے پوچھ لو ھم کربلا میں تھے
پُرنم نِگاہ نے کہا کیسا ستم ہوا

✱✱✱✱✱